13180-قرض کا معاھدہ لکھنا اوراس پر گواہی دینا

سوال

قرض کا لین دین کرنے میں صحیح طریقہ کیا ہے ؟
جب میں کسی شخص کو قرض دوں اوراس پر کوئی گواہ نہ بناؤں توکیا اس سے میں گنہگار ہونگا ؟

پسندیدہ جواب

قرض کا لین کرنے میں صحیح طریقہ وہی ہے جو اللہ سبحانہ وتعالی نے سورۃ البقرۃ کی آیت دین میں کیا ہے :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اے ایمان والو! جب تم آپس میں ایک دوسرے سے میعاد مقررہ پر قرض کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور لکھنے والوں کو چاہیے کہ تمہارا آپس کا معاملہ عدل وانصاف سے لکھے ، اور کاتب کو چاہیئے کہ لکھنے سے انکار نہ کرے جیسے اللہ تعالی نے اسے سکھایا ہے پس اسے بھی لکھ دینا چاہیے اور جس کے ذمہ حق ہو وہ لکھوائے اور اپنے اللہ تعالی سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ کمی نہ کرے ۔

ہاں جس شخص کے ذمہ حق ہے وہ اگر نادان ہو یا کمزور ہو یا لکھوانے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کا ولی عدل کے ساتھ لکھوا دے اور اپنے میں سے دو مرد گواہ رکھ لو ، اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جنہیں تم گواہوں میں سے پسند کر لو ، تا کہ ایک کی بھول چوک کو دوسری یاد دلا دے ، اور گواہوں کو چاہئے یہ جب انہیں بلایا جائے تو انکار نہ کریں اور قرض کو جس کی مدت مقرر ہے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو لکھنے میں کاہلی و سستی نہ کرو ۔

اللہ تعالی کے نزدیک یہ بات بہت انصاف والی ہے اور گواہی کو بھی درست رکھنے والی اور شک وشبہ سے بھی زیادہ بچانے والی ہے ، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ معاملہ نقد تجارت کی شکل میں ہو جو آپس میں تم لین دین کر رہے ہو تو تم پر اس کے نہ لکھنے میں کوئی حرج نہیں ، خرید وفروخت کے وقت بھی گواہ مقرر کر لیا کرو ، اور (یاد رکھو کہ) نہ تو لکھنے والے کو نقصان پہنچایا جائے اور نہ گواہ کو ، اور اگر تم یہ کرو تو یہ تمہاری کھلی نافرمانی ہے ، اللہ تعالی سے ڈرو اللہ تعالی تمہیں تعلیم رہا ہے اور اللہ تعالی ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے ۔

اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو رہن قبضہ میں رکھ لیا کرو ، ہاں اگر آپس میں ایک دوسرے سے مطمئن ہو تو جسے امانت دی گئی ہے وہ اسے ادا کر دے اور اللہ تعالی سے ڈرتا رہے جو اس کا رب ہے ، اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو اسے چھپا لے وہ گنہگار دل والا ہے ، اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے اللہ تعالی خوب جانتا ہے } البقرۃ (282-283) ۔

لھذا قرض کا لین دین کرنے میں صحیح طریقہ مندرجہ ذیل ہوگا :

1-قرض کی مدت مقرر کرنا ، یعنی وہ مدت جس میں قرض کی واپسی ہوگی اسے مقرر کرنا چاہئے ۔

2-قرض کی مدت اور قرض لکھنا ۔

3-اگر قرض لکھنے والا شخص قرض لینے والے کے علاوہ ہے تو اس حالت میں قرض حاصل کرنے والا شخص لکھنے والے کو کتابت کے الفاظ خود لکھوائے گا یعنی املاء کروائے گا ۔

4-اگر قرض لینے والے کسی بیماری یا کسی اور عذر کی بنا پر لکھوانے یعنی املاء کروانے کی استطاعت نہیں رکھتا تو اس کا ولی املاء لکھوائے گا ۔

5-قرض پر گواہ بنانا، لھذا دو مرد یا پھر ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں گے ۔

6-قرض دینے والے کے لیے قرض کی توثیق کے لیے قرض لینے والے سے رہن کا مطالبہ کرنا جائز ہے جسے وہ اپنے قبضہ میں رکھے گا ۔

اس رہن (گروی) کا فائدہ یہ ہوگا کہ جب قرض کی ادائیگی کا وقت آئے اور قرض لینے والا ادائیگی سے انکار کردے تو رہن رکھی ہوئی چیز بیچ کر قرض کی رقم پوری کی جائے گی، پھر اگر اس کی قیمت سے کچھ رقم بچ جائے تو وہ مالک کو لوٹائی جائے ۔

قرض کی توثیق ان تین طریقوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ہوگی (لکھ کر، گواہ بنا کر، رہن رکھ کر) یہ مستحب اور افضل طریقہ ہے نہ کہ واجب، اور بعض علماء کرام تو قرض کی کتابت کرنے کو واجب قرار دیتے ہیں، لیکن اکثر علماء کرام اسے مستحب قرار دیتے ہیں اور راجح بھی یہی ہے کہ لکھنا مستحب ہے ۔

دیکھیں: تفسیر القرطبی (3/383) ۔

اس کی حکمت یہ ہے کہ: حقوق کی توثیق ہے تا کہ کثرت نسیان کی بنا پر حقوق ضائع نہ ہو جائیں، اور مغالطے پیدا نہ ہوں، اور ان خائن لوگوں سے بچنے کے لیے جو اللہ تعالی کا ڈر اور تقوی اختیار نہیں کرتے اور خیانت کرنا شروع کر دیتے ہیں ۔

لھذا جب قرض نہ تو لکھا جائے اور نہ ہی اس پر کوئی گواہ بنایا جائے اور نہ ہی کوئی چیز رہن رکھی جائے تو آپ اس سے گنہگار نہیں ہونگے، اور مندرجہ ذیل آیت بھی اسی پر دلالت کرتی ہے:

.{ہاں اگر آپس میں ایک دوسرے سے مطمئن ہو تو جسے امانت دی گئی ہے وہ اسے ادا کردے اور اللہ تعالی سے ڈرتا رہے جو اس کا رب ہے}.

اور امانت اس حالت میں ہوگی جب قرض کو لکھنے یا گواہی یا رہن کے ساتھ توثیق نہ کی جائے، لیکن اس حالت میں اللہ تعالی کا ڈر اور تقوی اور اس کے خوف کی ضرورت ہے، اسی لیے اللہ تعالی نے اس حالت میں حکم دیا کہ جس پر حق ہو اسے اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیے اور امانت واپس کرنی چاہیے اس کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

.{تو جسے امانت دی گئی ہے وہ اسے ادا کردے اور اللہ تعالی سے ڈرتا رہے جو اس کا رب ہے}.

دیکھیں: تفسیر السعدی صفحہ نمبر (168-172) ۔

اور جب قرض نہ لکھا جائے اور بعد میں قرض لینے والا شخص ادائیگی سے انکار کردے یا ادا کرنے میں حیل حجت سے کام لے اور دیر کرے تو پھر قرض دینے والا اپنے آپ کو ہی ملامت کرے کسی اور کو نہیں کیونکہ اس نے خود ہی اپنے حق کو ضائع کیا ہے اور لکھا نہیں ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہے کہ جب قرض کو لکھا نہ جائے اور قرض لینے والا ادائیگی سے انکار کردے یا اس میں حیل حجت کرے تو قرض دینے والے کی اس کے خلاف کی گئی بددعا قبول نہیں ہوتی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(تین قسم کے اشخاص ہیں جو اللہ تعالی کو پکارتے ہیں اور ان کی پکار قبول نہیں ہوتی ۔ ۔ ۔ ان میں ایک شخص وہ ہے جس کا کسی دوسرے کے ذمہ مال ہو اور اس پر گواہ نہ بنایا گیا ہو) صحیح الجامع حدیث نمبر (3075) ۔

اورجوکوئی بھی ان تشریعات پر غوروفکر کرتا ہے وہ شریعت اسلامیہ کے کوکامل پاتا اوراسے علم ہوتا ہے کہ وہ مکمل ہے ، اوراسے یہ معلوم ہوگا کہ شریعت اسلامیہ نے حقوق کی حفاظت کس طرح کی ہے اورانہیں ضائع ہونے سے محفوظ رکھا ہے ، لھذا اللہ سبحانہ وتعالی مال والے کوحکم دیتا ہے کہ وہ اپنے مال کی حفاظت کرے اوراسے ضائع ہونے سے بچائے چاہے وہ جتنا بھی کم مقدار میں ہو فرمان باری تعالی ہے :

.{اورقرض کوجس کی مدت مقرر ہے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا لکھنے میں کاہلی اور سستی نہ کرو}.

توکیا کوئی شریعت ایسی ہے جس نے دین ودینا کے مصالح اس طرح مکمل جمع کردیا ہو جس طرح کہ شریعت اسلامیہ نے ان دونوں کے مابین جمع کیا ہے ؟!

اورکیا یہ ممکن ہے کہ کوئی ان تشریعات سے بھی زیادہ کامل لاسکے ؟!

اللہ سبحانہ وتعالی نے سچ فرمایا ہے کہ :

.{یقین رکھنے والے لوگوں کے لیے اللہ تعالی سے بہتر حکم اورفیصلے کرنے والا کون ہوسکتا ہے ؟}.المائدۃ (50) .

ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں وہ موت تک اپنے دین پر ثابت قدم رکھے .

واللہ تعالی اعلم ، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے .

واللہ اعلم.